DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v12i02.182

Al-Basirah البصیرۃ

Volume 12, Issue 02, (December 2023)

Journal Home Page: https://albasirah.numl.edu.pk/

eISSN: 2222-4548, pISSN: 2520-7334

کنزیومرازم کے مسلم معاشرے پر اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مطالعہ

Effect of Consumerism on Muslim Society: Study in the light of Islamic Teachings

Ali Imran[1] Dr Muhammad Atif Aslam Rao[2]

1. PhD Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi, Pakistan.

Email: imranjfs@hotmail.com

2. Assistant Professor, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi, Pakistan.

Email: dratifrao@uok.edu.pk

Received: Aug 28, 2023 | Revised: Nov 20, 2023 | Accepted: Dec 29, 2023 | Available Online: Dec 31, 2023

ABSTRACT

The consumer movement paradoxically emphasizes customer autonomy while acknowledging the drawbacks of excessive wealth pursuit and debt entanglement. This research deals with the impact of consumerism on individuals and society, framed within the context of Islamic teachings. Analyzing consumerist behaviors, the study explores their alignment with Islamic principles and their effects on the socio-economic landscape. The research contributes a nuanced perspective on the implications of consumerism, emphasizing its correlation with Islamic values. By examining key themes, such as individual behavior and societal consequences, the study sheds light on the intricate interplay between consumerism and Islamic teachings. This comprehensive analysis aims to deepen our understanding of these dynamics, offering valuable insights into navigating contemporary challenges while upholding Islamic values in the realm of consumption. Moreover, this study explores the concept, revealing that unchecked materialism can lead to more problems than benefits, causing mental and practical harm to the masses.

Keywords: Consumerism, Muslim Society, Materialism, Islamic values, Socio-economic landscape.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence author’s email: dratifrao@uok.edu.pk

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

1۔تعارف

سرمایہ دارانہ نظام کو پھیلانے میں "کنزیومرازم" کا کردار کلیدی ہے اس نظریہ نے جہاں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا وہاں مسلم معاشرے پر بھی وسیع پیمانے پر اثرات مرتب کیے ہیں۔ مسلم معاشرے میں عمومی طور پر فرد زیادہ سے زیادہ پیسے کے حصول اور بے دریغ خرچ سے تسکین حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔اس نظام کی وجہ سے تہذیبِ اسلامی کی مبادیات اور مقاصدِ شریعہ بھی متاثر ہوئے ہیں۔

"کنزیومرازم" کے اثرات لباس، رہن سہن اور وضع قطع میں نمایاں نظر آتے ہیں۔اس تہذیب کے اثرات نے ہماری مذہبی رسومات کو بھی بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔نکاح کی تقریب (جس میں سادگی اور آسانی کی ترغیب دی گئی ہے) کو اس قدر پیچیدہ بنادیا گیا کہ جب تک سرمایہ کی وافر مقدار خرچ نہ کی جائے شادی کو مکمل نہیں سمجھا جاتا۔مزید براں یہ کہ مسلم خواتین کو بازارِ حسن کی زینت بنادیا گیا اور اس سوچ کی ترویج واشاعت کے لیے ٹی وی ڈراموں اور اشتہارات کو منظم طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔

"کنزیومرازم" کے نفوذ کی بنیادی وجہ حرص،لالچ، مشہور ہونے کی خواہش اور دوسروں میں نمایاں نظر آنے کی تمنا ہے۔ مسلم نوجوانوں کی اس سلسلہ میں باقاعدہ ذہن سازی کی جاتی ہے جس سے وہ تہذیبِ اسلامی کی خواہشِ نفس کے مطابق تشریحات کرکے افراد کو "کنزیومرسٹ" بنادیتے ہیں۔"کنزیومرازم" کے اثرات تدریجی مراحل کی صورت میں نمایاں ہوئے اسی وجہ سے اس کے خلاف مؤثر مزاحمت نہ ہوسکی اور آہستہ آہستہ ذہنوں نے بغیر سوچے سمجھے اس کو قبول کرلیا۔

2۔سابقہ کام کا جائزہ

کنزیومرازم پر اردو زبان میں کوئی خاطر خواہ علمی کام دستیاب نہیں۔تاہم جزوی طور پر بعض کتب میں اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ہم ان کتب کا جائزہ پیش کرنے کے ساتھ انگریزی کتب ومقالات کو بھی ذکر کریں گے۔

الف۔ سید عظیم کی کتاب "تجارتی لوٹ مار کی تاریخ اور نام نہاد آزاد منڈی کی معیشت" جسے دارالشعور لاہور نے شائع کیا ہے۔یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے جس میں ترقی پسند تاریخ، تجارت اور معیشت کے قدیم نظریات، آزاد اور نام نہاد تجارت کا فلسفہ، لوٹ مار سے لے کر قرضوں کی سیاست اور تجارت جیسے مختلف موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔یہ کتاب 688 صفحات پر مشتمل ہے۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ب۔ "قرآن اور علم جدید" مولف ڈاکٹر محمد رفیع الدین، ناشر قرآن اکیڈمی، لاہور، جولائی 2023اور تعدادِ صفحات 583 ہے۔ مصنف نے کال مارکس (Karl Marx) کا نظریہ سوشلزم، اقتصادی مساوات اور ان پر اسلام کے موقف پر ایک جامع مضمون لکھا ہے۔

ج۔ سعدیہ رؤف کی کتاب "مغربی استعمار اور عالمِ اسلام" جسے کتاب محل، لاہور نے 2018 میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب تین ابواب اور 266 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں استعمار کی تاریخ، نواستعماری نظام اور عالمِ اسلام کے خلاف نواستعماری حربے پر عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب خصوصی طور پر مسلمانوں پر استعماری یلغار کی وجوہات، واقعات اور نتائج پر بحث کرتی ہے۔

د۔ مولانا عبدالباری کی کتاب "معاشیات کا اسلامی فلسفہ" جو کہ اسلامی فلسفہ واصول کی وضاحت اور حالات حاضرہ کے سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظریہ معاشیات کی خرابیوں کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔

انگریزی زبان میں کنزیومرازم پر کیے گئے کام میں چند اہم کتب کا تعارف درج ذیل ہے:

الف۔ اس سلسلہ میں نائل فرگوسن کی کتاب "Civilization: The West and the Rest" جس میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ کیسے مغربیت دیگر معاشروں میں نفوذ کرتی ہے۔اس حوالے سے چھ طریقے درج کیے گئے ہیں ان میں سے ایک عنوان کنزیومرازم کا بھی تحریر کیا گیا ہے۔

ب۔ اسی طرح لائن تھامس کی لکھی ہوئی کتاب "Religion, Consumerism and Sustainability" جس میں کنزیومرازم اور مذہب کے بنیادی تصورات اور ماحول پر ان کے اثرات کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ چند اسلامی ممالک میں کنزیومرازم کے حوالہ سے تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ج۔ اسی طرح Johan Fischer کی کتاب "Proper Islamic Consumption" ہے۔ جس میں جدید ملائشیا میں خریداری کی کیفیت کو واضح کیا گیا ہے۔ مزید اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلم معاشروں میں اسلامی تعلیمات کی تطبیقی صورت حال کیا ہے؟ اور تطبیق کس طرح ہونی چاہیے؟ اس کتاب میں مختلف مثالوں سے درمیانے درجے کی کھپت (کھانے، لباس اور کاروں) کو جدید اسلامی تناظر کے تحت زیر بحث لایا گیا ہے۔

د۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب "Education in Pakistan" کا اردو ترجمہ (پاکستان میں تعلیم) جس کے مترجم ڈاکٹر محمد اکرم شریف ہیں، اس کتاب میں پاکستان کے تعلیمی نظام کو مغربی نظام کے تناظر میں

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

انتہائی مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا باب نمبر سات سرمایہ دارانہ ماحول میں پروان چڑھنے والے تعلیمی نظام کے تہذیب پر اثرات کو بیان کرتا ہے۔

زیر نظر مقالے میں کنزیومرازم کی بنیادی وضاحت کے بعد مسلم معاشروں پر تہذیبِ اسلامی کے تناظر میں اس کے اثرات کا مختصر جائزہ لیا جائے گا۔

3۔ کنزیومرازم (Consumerism) کا تعارف

"کنزیومرازم "ایک خاص فکر ہے جس میں مبتلا انسان اشیاء کی خریداری میں بے اعتدالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ غریب اور متوسط طبقہ کے افراد جن کی آمدنی بھی قلیل ہوتی ہے وہ بھی اشیاء کو خریدنے کے قائل ہو جاتے ہیں ماہرین معاشیات اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی ہی بدولت یہ صورتحال پیش آئی جس نے بنیادی ضروریات کے بجائے تعیشات اور مزید یہ کہ جن اشیاء کا شمار اسراف و تبذیر میں ہوتا ہے ان کی خریداری کی بھی لوگوں کو مائل کرر کھا ہے۔

موجودہ دور میں لوگوں کی اکثریت "کنزیومرازم "کے معانی ومفاہیم اور اس سے پیدا ہونے والے پیچیدہ مسائل سے واقف نہیں ہیں بلکہ اس خاص طرزِ فکر کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنا چکے ہیں اور اس کے حق میں دلائل بھی دیتے ہیں۔ گویا کہ ہم کہہ سکتے ہی کنزیومرازم جبری طور پر اذھان کو مسحور کرکے خریداری کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے اشتہارات کو خوبصورت انداز میں چلایا جاتا ہے کہ تعیشات یہاں تک کہ اسراف و تبذیر کو بھی ضروریات کا درجہ سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ اشتہار عموما تخیلاتی و غیر حقیقی پس منظر پر مشتمل ہوتا ہے۔

اولاً "کنزیومرازم "کا لغوی واصطلاحی مفہوم اور مفکرین کی آراء کا تجزیہ کیا جائے گا تاکہ بنیادی معلومات کے حصول کے بعد اس کی پیچیدگیوں کو سمجھا جاسکے اور یہ اس لیے ضروری ہے کہ کسی بھی شے کی حقیقت سمجھے بغیر اس پر حکم لگانا درست نہیں لہذا تعارف سے ہم کنزیومرازم کی حقیقت سمجھ لیں گے تاکہ اس کے مفاسد کی صحیح انداز میں نشاندہی کی جاسکے۔ تعارف کے بعد اس کے مسلم معاشرے پر اثرات کا جائزہ لیں گے۔

3.1۔ "کنزیومرازم "کا لغوی مفہوم

i۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق یہ لفظ "خرید واستعمال "کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ گویا کہ اس مفہوم کے

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

مطابق "کنزیومرازم" کا تعلق چیزوں کی خرید کی نوعیت اور پھر ان چیزوں کے استعمال پر منحصر ہے۔[1]

ii۔ سواگلر نے اس کا لغوی مفہوم "high level of consumption" یعنی خرچ کرنے کا بلند معیار بیان کیا ہے۔اس مفہوم کی روشنی میں ہر وہ شخص "کنزیومرسٹ" شمار ہو گا جو جتنا زیادہ اشیاء کی خرید پر اپنی رقم کو خرچ کرتا ہے۔یقیناً جو جتنا خرچ کرتا ہو گا وہ اپنی آمدنی کو ہر صورت میں بڑھانے کی کوشش کرے گا اسی انداز میں سرمایہ دارانہ نظام فروغ پاتا ہے۔[2]

iii۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق ایسے حالات جن میں اشیاء کی خرید وفروخت کا رجحان حد سے زیادہ ہو یا بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی جس میں بڑے پیمانے پر اشیاء کی خرید وفروخت ہو۔[3]

مذکورہ تعریف میں "حالات" کی بات کی گئی ہے یعنی اس نظام کو ذہنوں میں راسخ کرنے کے لیے ملٹی نیشنل کمپنیاں پہلے کچھ مخصوص حالات اس طرح پیدا کرتی ہیں کہ لوگ اپنی عقل سے اشیاء خریدنے کے بجائے محض جذبات پر فیصلہ کریں یہی وجہ ہے کہ اشتہارات میں خاص قسم کے جذبے کو پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً عشق و محبت، ماں کی ممتا، ذہنی سکون، دوستی، اپنائیت وغیرہ جذباتی پہلو کا سہارا لیتے ہوئے اشتہار مرتب کیے جاتے ہیں۔

3.2۔ "کنزیومرازم" کا اصطلاحی مفہوم

i۔ سواگلر کنزیومرازم کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"کنزیومرازم، مصنوعات یا معاشی مادیت کی خود غرض اور غیر سنجیدہ ذخیرہ اندوزی کا نام ہے۔"[4]

اس تعریف کی روشنی میں صارف کی ذہنی کیفیت بیان کی گئی ہے کہ وہ خود غرضی کا شکار ہو جاتا ہے اور اپنی دھاک بٹھانے کے لیے اشیاء کی خریداری کرتا اور جمع کرتا ہے۔اس سے ایک قباحت یہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ دوسروں کی فکر کے بجائے محض اپنی تسکین پوری کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، تاکہ وہ لوگوں پر فخر کر سکے۔یہی وہ

---

[1]https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/consumerism?q=consumerism. (Retrieved on 13-02-2023)

[2]Roger Swagler, Evolution and application of the term consumerism: Theme and variations, ***The journal of Consumer Affairs***, vol. 28, no. 2, 1994, p. 355.

[3] https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/consumerism (Retrieved on 13-02-2023)

[4]***The journal of Consumer Affairs***, vol. 28, no. 2, 1994, p. 354.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

انسان کی کیفیت ہے جس سے وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اور خود پسندی ایک ایسی قبیح عادت ہے جو بہت ساری معاشرتی خرابیوں کی جڑ ہے۔ خود پسند انسان ہمیشہ دوسروں کو اپنے سے کم تر سمجھتا ہے گویا کہ کنزیومرازم افراد کے مابین حسد اور کینہ جیسی بیماریاں پیدا کرنے کا بہت بڑا سبب ہے۔

اس تعریف کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ "کنزیومرسٹ "بلاضرورت اشیائے نمود و نمائش کو جمع کرتا ہے جس سے استحصال جیسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو کسی بھی معاشرے میں عدمِ توازن پیدا کر دیتی ہیں۔ کنزیومرازم کا شکار لوگ طبیعت کے اعتبار سے غیر سنجیدہ ہوتے ہیں ان کی پہلی اور آخری فکر صرف اور صرف نمایاں ہونا ہوتا ہے۔

ii. "کنزیومرازم کو ایک معاشرتی و معاشی نظم اور نظریہ کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے جو بڑھتی ہوئی مقدار میں سامان اور خدمات کے حصول کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔"[5]

اس تعریف کے پیش نظر کنزیومرازم ایک ایسے نظریے کا نام ہے جس کی بنیاد پر افراد اپنی آمدنی کے پیش نظر خدمات کو حاصل کرتے ہیں اور یہ نظریہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ گویا کہ یہ نظریہ سامان کی پیداوار کو بڑھاتا ہے اور اس کے لیے صارف میں مادہ پرستی اور سرمائے کے حصول کی خواہش انتہائی بڑھ جاتی ہے۔

iii. سٹیو کالمن کے مطابق "کنزیومرازم مادی سامان یا خدمات کی ضرورت سے زیادہ استعمال کا نظریہ ہے۔"[6]

اس تعریف کے مطابق کنزیومرازم کا اطلاق انسان کی بنیادی ضروریات سے زائد اشیاء پر خرچ کی جانے والی رقم پر ہوگا نیز حاجیات اور تعیشات پر لگائی جانے والی رقم بھی اسی دائرہ کار میں شمار ہوگی۔ تاہم یہ تعریف اتنی جامع نہیں ہے اس لیے کہ بعض حالات میں حاجیات اور تعیشات کا حصول بھی ممدوح ہے۔

iv. پیٹر اپنی کتاب "Consumerism in World History" میں لکھتے ہیں:

> "Consumerism describes a society in which many people formulate their goals in life partly through acquiring goods that they clearly do not need for subsistence or for traditional display."[7]

5 https://mentatul.com/2017/03/24/consumerism-as-religion/ (Retrieved on 13-02-2023)
6 https://study.com/learn/lesson/what-is-consumerism (Retrieved on 13-02-2023)
7 Peter N. Streans, Consumerism in World History,published in Taylor & Francis e-Library,2001, p.73

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

"کنزیومرسٹ معاشرہ، ایسا معاشرہ ہے جس میں بہت سارے افراد نے اپنی زندگی کے مقاصد کو جزوی طور پر ایسی اشیاء کے حصول کے مطابق وضع کیا ہوتا ہے جو کہ واضح طور پر زندگی کی بقاء کے لیے ضروری نہیں۔"

مذکورہ عبارت واضح طور پر اس پہلو کو اجاگر کرتی ہے کہ ایسی اشیاء جن پر زندگی کی بقا نہیں ہے ان تمام اشیاء کے حصول پر سرمایہ خرچ کرنا "کنزیومرازم" کہلائے گا۔اس سے ایک نتیجہ تو یہ ضرور اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جب تک افراد کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہوں تو بقیہ اشیاء پر سرمایے کو محض ذاتی تسکین کے لیے خرچ نہ کیا جائے۔

مذکورہ بالا تعریف میں "جزوی طور پر" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایسی اشیاء کی طرف وقتی طور پر توجہ مبذول کرتا ہے اس لیے کہ ایسی اشیاء کا حصول کلی اطمینان نہیں دیتا بلکہ خواہشات مزید بڑھتی ہیں لیکن دل اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے یہ اس لیے ہوتا ہے کہ انسان کے مقصدِ اصلی کے خلاف ہے۔ایک فرد کی ضروریات انتہائی مختصر ہیں، ایک سادہ مکان، مناسب لباس، بنیادی خوراک لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے اپنی ضروریات کو ہی غیر محدود کر دیا اور ایسی اشیاء کو بھی اس میں شامل کر لیا جو محض عیش کوشی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جس میں طرح طرح کے کھانے، نت نئے فیشن کے لباس، اونچے اور وسیع و عریض غیر ضروری مکانات شامل ہیں۔

v۔ Conrad Lodziak کنزیومرازم کو ضروریات پر خرچ کرنا شمار نہیں کرتے بلکہ ان کے نزدیک خرچ اور کنزیومرازم کو مختلف کمپنیوں نے ایک پیچیدہ مسئلہ بنادیا ہے۔وہ The myth of consumerism میں لکھتے ہیں:

Consumerism, as i used the term, refers to consumption that is not intended to address needs.[8]

مذکورہ بیانیے کے مطابق "کنزیومرازم" ایک خاص فکر کا نام ہے جس کا تعلق انسان کی بنیادی ضروریات سے نہیں ہے بلکہ مختلف ملٹی نیشنل کمپنیوں نے انتہائی چالاکی سے غیر ضروری اشیاء کو ضروریات کا درجہ دے کر اس نظام کو مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔Conrad Lodziak کے مطابق کنزیومرازم کو سمجھنا پیچیدہ مسئلہ بنادیا گیا ہے کہ ایک عام صارف (consumer) اس کو سمجھنے کے قاصر ہے۔

4۔ مسلم معاشروں پر "کنزیومرازم" کے اثرات کا جائزہ

حالاتِ حاضرہ میں تقریباً ہر شخص "کنزیومرازم" کے نظام کا کسی نہ کسی طرح شکار ہے لیکن اس نظام سے

[8] Conrad Lodziak , The Myth of Consumerism, Pluto Press 345 Archway Road, London N 655 AA,2002, p. 2

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

متاثر ہونے والے افراد، اثرات سے کافی حد تک بے خبر ہیں۔ یہ جدید دنیا میں اثرانداز ہونے والی سب سے مضبوط قوت ہے، یہ اصطلاح محض اشتہار کی بالادستی سے خاص نہیں بلکہ ہمارے جدید معاشرے میں اس نظریہ کے مطابق جو کچھ بھی ہو رہا ہے، جس میں اپنی ذاتی خوشی کے لیے جن چیزوں کو حاصل کیا جاتا ہے، سب اسی دائرہ میں آتا ہے۔

صبح سے شام تک ہماری نگاہوں کو مختلف بل بورڈز پر سینکڑوں اشتہارات کا سامنا ہوتا ہے۔ گھر سے لے کر بازار سے گزرتے ہوئے، بس میں سفر کرتے ہوئے آفس میں یا کسی بھی پبلک مقام پر بیٹھنے سے ٹی وی اشتہارات دیکھنے پڑتے ہیں۔ کئی دفعہ تنقید کے باوجود میگزین اور میڈیا کی ہی وجہ سے مصنوعات کی خریداری کو متعین کیا جاتا ہے۔ بلکہ تفریحی مقامات کا تعین بھی اسی نظریہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

مسلم معاشرے کے بنیادی عقائد کو نجی معاملہ بنانے کے لیے مغربی واستعماری نظام نے اپنا پورا سرمایہ لگا دیا اور امتِ مسلمہ کے افراد کو عیاشی اور فحاشی جیسے معاملات میں لگا کر نفس پرستی میں اتنا مگن کر دیا کہ عملی زندگی تہذیبِ مغرب کے مطابق ہو جائے۔ مزید یہ کے وہ مظاہر جو تہذیبِ اسلامی کی بنیاد پر سامنے آتے ہیں انہیں، ان سے متعلقہ افراد اور اداروں کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا جیسا کہ مدارس جیسے عظیم اداروں اور ان سے متعلقہ افراد کو بھی حقیر بنانے میں اپنا بھرپور سرمایہ خرچ کیا۔

4.1۔ خواہشاتِ نفسانیہ کا تسلط

تہذیبِ اسلامی میں انسانی تکریم تقوی کی بنیاد پر کی جاتی ہے لیکن معاشی دہشت گردی نے ایک مسلمان کو بھی اپنے دائرہ میں اس طرح لے لیا کہ جب تک دنیاوی اسباب (گاڑی، بڑا مکان، وافر مقدار میں سرمایہ) بھرپور طریقہ سے اسے حاصل نہیں ہوں گے وہ معاشرتی سطح پر برتر نہیں ہو سکتا۔

تہذیبِ اسلامی کی نمایاں خصوصیات میں سے قناعت اور توکل ہے لیکن "کنزیومرازم" نے اس کو اتنا بری طرح متاثر کیا کہ ان خصوصیات سے بیزاری محسوس کی جاتی ہے۔ ایک مشہور جملہ ہے جو کہا جاتا ہے "نماز فرض ہے اور چوری میرا پیشہ ہے" کا مصداق بن چکے ہیں۔ اب محض دنیا ہی منزل ہے اور اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے۔ اسی نظریہ نے مسلمانوں کو دینی ودنیاوی تقسیم میں مبتلا کر دیا حالانکہ تہذیبِ اسلامی میں ایسا کوئی اصول نہیں دیا گیا کہ جس میں دین اور دنیا کی کوئی تقسیم کی گئی ہو بلکہ دنیا کو دین کے تابع قرار دیا گیا ہے۔

اسی تقسیم کی وجہ سے دو طرح کے ادارے وجود میں آئے مذہبی اور سیکولر۔ نیز سیکولر اداروں کی طرف

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

سے یہ آواز بلند ہوئی کہ اسلامی نظام معیشت ترقی میں رکاوٹ ہے۔ "کنزیو مرازم" نے تہذیبِ اسلامی کی بنیادی روح محبتِ الٰہیہ کو بدل کر محبت کا رخ سرمایے اور اشیاء کے حصول کی طرف لگا دیا کہ اشیاء کا وافر مقدار میں حصول ہی اصلِ ایمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کی ذہنی سطح کو اس انداز میں بیان فرمایا ہے:

{تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ}[9]

ترجمہ: دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور کمبل کا بندہ ہلاک ہو گیا، اگر اس کو کچھ دیا جائے تو خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو غصہ کرے۔

گویا کہ مال و دولت کا حریص اپنے تعلقات بھی پیسے کی بنیاد پر بناتا ہے کیونکہ یہی اس کا ایمان بن چکا ہوتا ہے۔

4.2۔ عبادات پر "کنزیو مرازم" کے اثرات

"کنزیو مرازم" نے عبادات پر خاصے اثرات مرتب کیے ہیں جس کا اندازہ نمازوں کے اوقات میں مساجد کی کیفیت سے لگایا جا سکتا ہے، مساجد خالی ہوتی ہیں اور شاپنگ مالز بھرے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{أَحَبُّ البلاد إلى الله مساجِدُها ، وأبغضُ البلاد إلى الله أسواقها}[10]

ترجمہ: زمین کا سب سے برا مقام بازار ہیں اور سب سے اچھا مقام مسجدیں ہیں۔

شاپنگ مالز کے ماحول نے خریداری کے تناسب کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ عام آدمی اپنی آمدنی سے زیادہ اشیاء کی خریداری میں مگن ہو جاتا ہے بلکہ اس کی سوچ ہر وقت اشیاء کی خریداری کی طرف مرکوز رہتی ہے۔ رمضان المبارک "کنزیو مرازم" سے متاثر ہو جاتا ہے روزوں کی مشق کا بنیادی تقاضا تقویٰ ہوتا ہے لیکن اس ماہ میں بالخصوص آخری دس ایام جو اللہ کے قرب کے ایام ہیں ان میں بازاروں اور مالز کا اس طرح بھر جانا یوں محسوس کرواتا ہے جیسے عبادت کا سب سے بڑا مرکز یہی بن چکا ہے۔

4.3۔ اقتصادیات میں عدمِ توازن کا مسئلہ

جب تک افراد کی بنیادی ضروریات کی تکمیل نہ ہو رہی ہو اس وقت تک کسی بھی ملک کی اقتصادی حالت کو

[9]Muhammad bin Ismail Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Jihad, Bab al-Hirasah fi al-Ghazu fi Sabil Allah, Maktaba al-Bushra, Karachi, 2016, Vol. 2, p. 1365

[10]Muslim bin Hajjaj, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Masajid wa Mawadi' al-Salat, Bab Fadl al-Julus fi Musallahu Ba'd al-Subh wa Fadl al-Masajid, Maktaba al-Bushra, Karachi, 2011, Vol. 2, p. 538

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بہتر نہیں کہا جاسکتا۔ معاشرے کے چند افراد کے پاس بہت زیادہ سرمایہ ہو اور اس کے مقابلہ میں لوگوں کی اکثریت جن کو کھانے یا پینے کے لیے بھی میسر نہ ہو تو اسے اقتصادی انحطاط کہتے ہیں۔ "کنزیومرازم" کے اس نظام نے لوگوں کے دلوں کو اس بات کی طرف مائل کر دیا ہے کہ دولت چند افراد یا خاندانوں میں محدود ہو کر رہ گئی اور وہ اسے اسراف اور تبذیر میں خرچ کرتے ہیں۔ ایسی اقوام کے بقیہ افراد انتہائی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔

ہر وہ خطہ یا جگہ جہاں "کنزیومرازم" نے اپنے پنجے گاڑھے ہوئے ہیں وہاں کسی نہ کسی طریقے سے سرمایہ دار عام افراد پر مسلط ہیں۔ یہ سرمایہ دار ایک جونک کی طرح کام کرتے ہیں کہ لوگوں کا خون چوسنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ دنیا کی اس وقت بیشتر آبادی اس نظام کا شکار ہے جس سے معاشی عدمِ توازن نمایاں نظر آتا ہے لوگ آب پاشی اور سائنسی وسائل استعمال کرنے کے باوجود اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر پا رہے جس کے لیے پھر انہیں زیادہ کام اور غلط ذرائع کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق دنیا کی آبادی کا نصف حصہ فاقہ کشی اور ضروریات مہیا نہ ہونے کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہے۔[11] جب کہ تہذیب اسلامی میں خرچ کرنے کے باقاعدہ قواعد وضوابط ہیں اور بالترتیب آمدنی کے حساب سے اعتدال سے خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ تین مدارج بالترتیب ضرورت، حاجت اور تحسینیات ہیں۔ پہلے ضروریات (روٹی، ضروری لباس، پانی اور مناسب مکان) کو ترجیح دی جائے پھر گنجائش ہو تو حاجیات پر خرچ کیا جاتا ہے، پھر بھی بچت ہو تو تحسینیات پر خرچ کیا جائے۔

"کنزیومرازم" نے اس ترتیب میں بھی انتہائی بے اعتدالی پیدا کر دی ہے۔ ایک شخص کی آمدنی سے اگر صرف ضروریات ہی پوری ہوتی ہوں تو اسے چاہیے کہ صرف ضروریات پر خرچ کرے، حاجیات اور تحسینیات کی طرف متوجہ نہ ہو اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ کے حصول کے لیے قرض لے کیونکہ قرض صرف ضرورت کی بنیاد پر لیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں "کنزیومرازم" سے متاثر افراد اپنی آمدنی کو ضروریات کے بجائے عموماً تحسینیات پر خرچ کر دیتے ہیں اور بعد میں ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرض لیتے ہیں بس یہی وہ صورتحال ہے جس سے کسی بھی شخص کی انفرادی معیشت تباہ ہوتی ہے اور پھر اس کے اثرات ریاست پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیں اگر کسی شخص کو صرف تازہ پانی میسر ہے تو وہ اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے قرض نہیں لے سکتا ہے اگر لے گا تو معیشت کا

[11] Shams al-Haq Afghani, Sarmaya Darana aur Ishtiraki Nizam ka Islami Muashi Nizam se Mawazna, Idara al-Buhuth wa al-Dawah al-Islamiyyah, Jamia al-Uloom al-Islamiyyah, Zargari Kohat, 1983,p. 27

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

نقصان کرے گا۔ بس یہی وہ ترتیب ہے جس کا خیال رکھنے سے کبھی بھی کوئی شخص معاشی پستی کا شکار نہیں ہو گا۔

جب کہ ہمارے ہاں صورتحال یہ ہے کہ لوگ دھڑا دھڑ تحسینیات کے حصول کے لیے بے تحاشہ قرض لیتے ہیں جیسے شادی بیاہ کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ گویا کہ "کنزیومرازم" کے ناسور نے پوری تہذیبِ اسلامی کو اپنی شکل سے تبدیل کر دیا ہے یہی وجہ سے تمام اسلامی ممالک قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ سٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق دسمبر 2023ء تک صرف پاکستان پر اندرونی اور بیرونی قرضہ کی مقدار 36976.9 ملین روپے ہے۔[12] "کنزیومرازم" نے صرف آمدنی سے زیادہ خرچ کی ترغیب ہی نہیں دی بلکہ اسراف اور تبذیر پر سرمایہ کا بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے۔

4.4۔ لوگوں کی انفرادی زندگی میں اضطراب

"کنزیومرازم" کی وجہ سے عموما لوگ ذہنی تناؤ کا شکار ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے اس کی آمدنی کا بہت سارا حصہ دوائیوں کے حصول پر خرچ ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں دوائیوں کی پیداوار اور میڈیکل اسٹورز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خواہشات کی تکمیل نے فرد کو اس حد تک مصروف کر دیا ہے کہ اسے اپنی ذات کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کی پرواہ نہیں رہتی۔ ہر ایک ہر وقت اپنی ذات میں گم رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے خود پسندی جیسی مہلک بیماری جنم لیتی ہے۔ امریکہ کے ایک فردِ واحد کا موٹاپے کے سلسلہ میں فی کس خرچ 2500 ڈالر کے قریب ہے۔[13]

انفرادی زندگی پر اثرات کی ایک شکل یہ بھی کہ کھانے کو لذیذ اور ذائقہ دار بنا کر سستے داموں فروخت کیا جاتا ہے، جب کہ یہ کھانا مضرِ صحت ہونے کے ساتھ ساتھ معیار سے بھی گرا ہوتا ہے، یہ کھانا بھوک کو بھی تھوڑی دیر تک مٹاتا ہے جس سے وقفے وقفے سے دوبارہ بھوک لگتی اور اگر بھوک کو صحیح طور پر نہ مٹایا جائے تو صحت پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ "کنزیومرازم" میں ذہن اس حد تک مفلوج ہو چکا ہوتا ہے کہ دوسروں پر اپنی برتری واضح کرنے کے لیے، جھوٹی عزت اور شہرت کے حصول کے لیے غیر اخلاقی رویوں کا استعمال کرتا ہے ایسے شخص کی

[12] https://www.sbp.org.pk/ecodata/Summary.pdf (Retrieved on 13-12-2023)

[13] Obesity and consumerism https://consumafooderism.wordpress.com/2015/04/28/obesity-and-consumerism (Retrieved on 13-02-2023)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

طبیعت میں تین اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں خواہش نفس کی پیروی، بخل اور خود پسندی۔ قرآن پاک میں جن اقوام کے بارے میں غضب کا ذکر کیا گیا تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ مال و دولت کی ہوس، زندگی کے سامان کی کثرت اور پھر اس پر اترانا، دولت پر تکبر کرنا جیسی بیماروں میں مبتلا تھے۔ اس نظام نے مسلم معاشرہ کے افراد کو اس قدر کھوکھلا کر دیا ہے کہ دوسروں سے تعلق بھی محض اس بنیاد پر بنایا جاتا ہے کہ مجھے اس سے کتنا فائدہ حاصل ہوگا چاہے وہ تعلق والدین اور اساتذہ کے مابین ہی کیوں نہ ہو۔

4.5۔ طبقات کی تقسیم کا عنصر

دولت مند ممالک میں وسائل کی بڑے پیمانے پر خرچ کے نتیجے میں سرمایہ دار اور غریبوں میں بہت زیادہ فاصلہ قائم ہوا ہے جس کے نتیجہ میں طبقاتی تقسیم واضح حد تک دیکھی جاسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مشہور قول ہے کہ "امیر زیادہ امیر ہوتا جاتا ہے اور غریب غریب تر ہوتا جاتا ہے۔ 2005ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کے 59 فیصد وسائل آبادی کے دس فیصد امیر ترین افراد استعمال کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں دس فیصد کا اعشاریہ پانچ فیصد غریب لوگوں نے استعمال کیا۔[14]

"کنزیومرازم" کے پیدہ کردہ اسی طبقاتی فرق نے انفاق فی سبیل اللہ جیسی عظیم معاشرتی نیکی میں فقدان پیدا کر دیا ہے۔ تہذیبِ اسلامی کا خاصہ ہے کہ جب لوگوں کی ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں تو مسلم معاشرہ کے افراد اپنے آپ کو تحسینیات سے بچاتے ہیں اور دوسروں کی ضرورت کو پورا کرنے کو اہمیت دیتے ہیں جیسے ایک پڑوسی جس کے پاس روٹی ہی نہیں اب اپنا سالن بنانے کی بجائے اس کے گھر روٹی بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ لیکن "کنزیومرازم" نے انسان میں بخل جیسی مذموم صفت بھی پیدا کر دی ہے کہ جہاں پر خرچ کرنے کا مقام ہے وہاں پر خرچ نہیں کر رہا۔ یہ بات مشاہدہ میں ہے لوگ اپنی خواہشات کی تکمیل میں بے دریغ خرچ کریں گے لیکن ضرورت مندوں کی طرف دھیان قطعاً نہیں ہوگا۔ ایسا محض اس لیے کیا جاتا ہے کہ جس طبقہ سے وہ تعلق رکھتے ہیں وہ چاہتے ہیں اپنوں میں نمایاں نظر آئیں یہی "کنزیومرازم" ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:

"اس داستان کا المناک ترین باب یہ ہے کہ مغربی استعمار نے امت مسلمہ کی وحدت ملی کو پارہ پارہ کر دیا اور

[14]The Negative Effects of Consumerism https://greentumble.com/the-negative-effects-of-consumerism/(Retrieved on 13-02-2023)

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس صدی (بیسوی صدی) کے آغاز ہی میں نسلی اور علاقائی عصبیتوں کے وہ بیج مسلمان اقوام کے دلوں میں بو دیے جو ابھی تک برگ و بار لا رہے ہیں۔"[15]

4.6۔اسراف اور تبذیر

"کنزیومرازم" کی وبا نے تہذیبِ اسلامی میں خرچ کرنے کی تیسری حد "تحسینیات" تک ہی نہیں پہنچایا بلکہ اسراف و تبذیر کو بھی انتہائی ضرورت بنا کر لوگوں کو بے جا خرچ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔مثال کے طور پر ایسی اشیاء جو انسانی جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں ان پر مال خرچ کرنا "اسراف" کہلاتا ہے۔اسی طرح علامہ جرجانی لکھتے ہیں:

(الاسراف :هو انفاق المال الكثير فى الغرض الخسيس وقيل تجاوز الحد فى النفقة ۔)[16]

ترجمہ: کثیر مال کو، خسیس غرض میں خرچ کرنا اور کہا گیا ہے کہ خرچ کرنے میں حد سے تجاوز کرنا "اسراف" کہلاتا ہے۔

پھر "اسراف" سے مزید آگے "تبذیر" کو بھی "کنزیومرازم" نے ذہنی طور پر ضرورت کے قائم مقام کر رکھا ہے جیسے شادی بیاہ کے موقع پر غیر شرعی رسومات پر لاکھوں خرچ کرنے کو ضرورت سمجھا جاتا ہے جو کہ سراسر شیطانی کام ہے اور ایسے افراد کو اللہ تعالی نے شیطان کے بھائی قرار دیا ہے۔اس کی اور بے شمار مثالیں ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں عورتوں کا ایسے لباس کے لیے سرمایہ خرچ کرنا جو شرعی نقطہ نظر سے پہننا حرام ہو یا ایسی اشیاء کے حصول پر سرمایہ خرچ کرنا جن کو ممنوع قرار دیا جا چکا ہے سب تبذیر شمار ہوتا ہے۔

اسراف و تبذیر کی وجہ سے پورا معاشرہ معاشی اعتبار سے فساد کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، ضروریات کی اشیاء میں قلت پیدا ہوتی ہے، لوگوں میں محرومی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے بہت سی معاشرتی برائیاں جیسے چوری وغیرہ کی کثرت ہو جاتی ہے۔

اسراف اور تبذیر کی وجہ سے انتہائی حد تک وسائل میں کمی واقع ہوئی ہے وسائل کی کمی کی مثال سمندری مچھلیوں کا زیادہ استعمال یا زیادہ مقدار میں ماہی گیری ہے۔مختلف امور کے دائرہ کی وجہ سے جن میں زیادہ سے زیادہ خرچ ہے دنیا کے سمندروں میں بڑی مچھلی بہت تیز شرح سے ختم ہو رہی ہے۔کچھ لوگوں کا دعوی ہے کہ اکیسویں صدی کے وسط تک دنیا کے سمندروں میں اب کوئی ہی بڑی ہی مچھلی ہوگی لہذا "کنزیومرازم" ماحول اور وسائل پر

[15] Dr. Israr Ahmad, Sabiqa aur Mojooda Musalman, Maktaba Markazi Anjuman Khuddam al-Quran, Lahore,1993, p. 39

16Sharif Jurjani, Kitab al-Tarifat, Maktaba Lubnan, Beirut,1969, p. 23

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بہت زیادہ اثرات پیدا کر رہا ہے۔[17]

4.7۔ تعلیمی نظام میں سرمایہ دارانہ سوچ کا فروغ

تہذیب اسلامی میں تعلیم کا بنیادی مقصد تقویٰ اور مکارم اخلاق کی تکمیل ہوتا ہے جس پر قرآن و سنت کی چھاپ ہو۔ تہذیبِ اسلامی میں تعلیم کو بطورِ تجارت استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ خدمت کے پیش نظر یہ فرض سرانجام دیا جاتا ہے، تہذیبِ اسلامی میں تعلیمی نظام سرمایہ کے حصول کے گرد نہیں گھومتا ہے۔ لیکن "کنزیومرازم" سے پیدا ہونے والی فکر نے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں کھولنے کا عمومی مقصد تجارت بنا دیا ہے۔ پھر طلبہ کی ذہن سازی بھی یوں کی جاتی ہے کہ وہ بس ڈگری لینے کے بعد سرمایے کو حاصل کر سکیں یہی وجہ ہے اب تعلیم کی بجائے مقصد محض ڈگریوں کا حصول بن چکا ہے جس کی وجہ سے فکری و عملی صلاحیتیں مفقود ہو چکی ہیں۔

چونکہ تعلیمی اداروں کا مقصد سرمایے کا حاصل کرنا ہے اس لیے عموماً کم تنخواہوں پر ناتجربہ کار اساتذہ بھرتی کیے جاتے ہیں جس کا نتیجہ ناقص تعلیم اور تربیت کے فقدان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ سیکولر تعلیم کے اثرات کا رنگ مسلمان کی طبیعت پر دیکھنے کے لیے زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہیں آپ کسی بھی کالج، یونیورسٹی کے کسی بھی کنونشن یا سیمینار کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ مفتی تقی عثمانی اپنی کتاب جہاں دیدہ میں اپنا مشاہدہ ذکر کرتے ہیں:

"امریکہ میں مسلمانوں کی ایک تنظیم فیڈریشن آف اسلامک ایسوسی ایشنز (ایف، آئی، اے) نے اپنا سالانہ کنونشن امریکی ریاست ویسٹ ورجینیا کے مرکزی شہر چارلسٹن میں منعقد کیا۔۔۔اس کنونشن کے دوران پکنک، کشتی رانی اور ڈِنر کے جوپر و گرام ترتیب دیے گیے، ان میں خوردبین لگا کر بھی اسلام کی نہ صرف کوئی جھلک نظر آسکی؛ بلکہ بعض ایسی چیزیں بھی ان پروگراموں کے دوران سامنے آئیں؛ جنہیں دیکھ کر پیشانی عرق عرق ہوگئی۔"[18]

4.7۔ مقاصدِ شریعہ کا حصول "کنزیومرازم" کی زد میں

"کنزیومرازم" کے اثرات کا جائزہ اگر مقاصدِ شریعہ (حفظِ دین، حفظِ نسل، حفظِ مال، حفظِ نفس، حفظِ عقل) کے حوالہ سے لیا جائے تو یہ پانچوں متاثر ہیں۔ اس نظام کی وجہ سے تہذیب اسلامی کے فرد مبادیاتِ حفظِ دین میں

17Negatives of consumerism
https://www.historycrunch.com/consumerism-negatives.html#/ (Retrieved on 13-02-2023)

18 Taqi Usmani, Jahan Dida, Maktaba Ma'arif al-Quran, Karachi,2010, p. 483

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

نقصان کرتا ہے کہ اس کی ایمانیات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ "کنزیومرازم" نے حفظِ نسل کو تو بری طرح تباہ کیا ہے۔ جب کسی بھی شخص کا مقصد اپنا معیارِ زندگی سرمایہ کا حصول بن چکا ہو تو وہ اپنی اولاد کی تربیت معروف انداز میں ممکن نہیں بنا سکتا جس کی وجہ سے اولاد مختلف اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے یہاں تک اولاد نافرمانی کرنے لگ جاتی ہے۔ عجیب سی بات ہے جس اولاد کی خاطر زندگی سرمایہ کے حصول پر لگا دی وہی بچے آپس میں فسادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

"کنزیومرازم" نے حفظ عقل کے مقصد کو ضائع کیا جب ذہن مادی دوڑ میں لگ جاتا ہے تو فکری و تعمیری صلاحیتیں ماند پڑ جاتی ہیں اور پھر یہ کہ اس طرح دماغ بھی تھک جاتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی اور اضطراب بڑھنے کی صورت حال پیدا ہوتی ہے چونکہ روحانی تسکین نہیں مل پاتی اس لیے وہ مختلف ذہنی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے جن میں سے ایک بیماری وہم کی ہے۔

"کنزیومرازم" نے حفظِ نفس کو اس انداز میں متاثر کر رکھا ہے کہ دوسروں پر برتری حاصل کرنے کی خواہش نے حسد، کینہ اور بغض جیسی بیماریوں کو جنم دیا اس کی طبیعت میں برداشت کا مادہ ختم ہو جاتا ہے اور جب برداشت ختم ہوتی ہے تو لوگ قتل وغارت سے بھی گریز نہیں کرتے۔

"کنزیومرازم" مقصدِ شرعیہ حفظِ مال کو تو سب سے پہلے نقصان پہنچاتا ہے جب بلاضرورت بلاوجہ بہت زیادہ مال اسراف و تبذیر کی شکل میں ضائع ہو گا تو کثیر برائیوں کے پھیلنے کا سبب بنتا ہے اور جب مال کو بے مقصد خرچ کیا جاتا ہے تو اپنی ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لئے لوگ قرضہ لیتے ہیں۔

4.8۔ گھریلو اشیاء کی خرایداری پر اثرات

ملٹی نیشنل کمپنیوں نے ایسی تہذیب کو جنم دیا ہے کہ جس میں زیادہ تر اشیاء ریڈی میڈ اور ڈسپوزایبل طرز پر بن رہی ہیں۔ جیسا کہ فاسٹ فوڈ کا دور دورہ ہے، سافٹ ڈرنکس اسی طرح کھانے پینے اور استعمال کی دیگر اشیاء جو وقتی ہوتی ہیں۔ اس رہن سہن کے انداز اور طرزِ عمل نے سستی اور اسراف کو فروغ دیا ہے۔ گذشتہ چند سال پہلے گھریلو خواتین زیادہ تر وقت اپنے کاموں میں مشغول رہتیں موسم کے اعتبار سے چیزیں گھر میں ہی تیار ہوتی تھیں۔ مثلاً اچار، مربہ، چٹنیاں، شربت اور حلوے گھر میں ہی بنتے تھے۔ "کنزیومرازم" نے اس کو اتنا متاثر کیا کہ ہر چیز پیک شدہ ملنے لگ گئی اب جہاں دو سو روپے میں اچار کا پورا مرتبان تیار ہو جاتا تھا اب کسی بھی برانڈ کا اتنے میں ایک کلو اچار بھی نہیں ملتا۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں اور برانڈز نے دھوکہ دہی اس حد تک کی کہ اشیاء کو بیچنے کے لیے جھوٹ کا انتہائی استعمال

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

کرتے ہیں اور اشیاء کی وہ خصوصیات بیان کرتے ہیں جن کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً کاربونیٹڈ ڈرنکس یعنی کولا وغیرہ جس کی تشہیر اس انداز میں کی جاتی ہے کہ لوگ اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتے، دوسری طرف اگر ہم اس کے نقصانات کو دیکھتے ہیں تو اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔

4.9۔ "کنزیومرازم" کا ایک اہم ہتھیار

کھیلوں کی دنیا میں کرکٹ انڈسٹری کی مالیت گندم کے بجٹ کے برابر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک ورلڈ کپ پر جتنی دولت خرچ کی جاتی ہے اگر وہ مریضوں پر خرچ کیا جائے تو دنیا کے تمام مریضوں کو ڈاکٹر، نرس اور دوائیں مفت مل سکتی ہیں۔ ایک ورلڈ کپ کے خرچ سے پوری دنیا میں اسکول کھولے جاسکتے ہیں، صحرائے عرب کو کاشتکاری کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ چار ورلڈ کپوں کے خرچ سے پوری دنیا کو سڑک سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ایک ورلڈ کپ کے دوران جتنی رقم مشروبات، برگروں اور ہوٹلوں پر خرچ کی جاتی ہے اس رقم سے 40 کینسر کے ہسپتال بنائے جاسکتے ہیں۔ دنیا کے ایک تہائی بھوکوں کو ایک مہینے کی خوراک دی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ ورلڈ کپ کے موقع پر جتنی شراب پی جاتی ہے وہ پورا برطانیہ مل کر پورا سال نہیں پیتا۔ اس عمل سے عام شہریوں کا جتنا وقت ضائع ہوتا ہے اگر آدھی دنیا پورا مہینہ چھٹی کرلے تو بھی اتنا ضائع نہیں ہوگا۔[19]

4.10۔ کنزیومرازم کے عمومی اثرات کا جائزہ:

حقیقت ہے کہ دنیا کی کوئی تجارت گاہک کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ گاہک کاروبار میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو برقی رو بلب کی زندگی میں رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے تاجر اور کاروباری لوگ گاہکوں کو متاثر کرنے کے لیے نت نئے ہتھکنڈوں سے کام لیتے ہیں۔ کوئی ڈھول بجاتا ہے، کسی نے اونچی اونچی آوازوں میں بولنے والے سیلز مین رکھے ہوئے ہیں، کوئی گاہکوں کے لیے انعامی اسکیموں کا اعلان کرتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں بیک وقت دو کام کرتی ہیں: ایک یہ اپنی مصنوعات فروخت کرتی ہیں اور دوسرا یہ دنیا کو نیا رواج دیتی ہیں۔ لوگوں کو ان کی بنائی ہوئی چیزیں استعمال کرنے پر ابھارتی ہیں مثلاً دوسری جنگ عظیم تک دنیا میں ڈبے کا دودھ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ دودھ بنانے والی کمپنیوں نے باقاعدہ مہم چلا کر دنیا میں چھوٹے بچوں کو فیڈر اور ڈبے کا دودھ پلانے کا طریقہ متعارف کر دیا۔ چائے اور کافی میں

[19] Masood Mufti, Multi-National Companies ki Islam Dushmani, Ilm o Irfan publications, Lahore, 2003,p. 96

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

صرف اور صرف تازہ دودھ استعمال ہوتا تھا، ان کمپنیوں نے چائے اور کافی کی فروخت میں اضافے کے لیے دنیا کو خشک دودھ ڈالنے کا طریقہ بتایا۔

دنیا بھر میں گرمیوں میں شربت اور لسی ہی پی جاتی تھی، ان کمپنیوں نے لوگوں کو کولڈ ڈرنکس (جو مضر صحت ہیں) کے استعمال کا عادی بنادیا۔ دنیا بھر میں کولڈ ڈرنکس صرف گرمیوں میں استعمال کی جاتی تھی ان کمپنیوں نے 12 ماہ کے مشروبات کا لازمی حصہ بنادیا۔ غرض یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہی ہیں جنہوں نے پوری دنیا کا مزاج، کرہ ارض کی فطری روایات اور ضروریات تبدیل کردیں، جنہوں نے اپنے کاروباری فائدے کے لیے پوری دنیا کی تہذیب اور پوری دنیا کی ثقافت بدل دی۔ اس تبدیلی کے لیے ان کمپنیوں نے تشہیر اور پراپیگنڈے سے کام لیا۔ مزید یہ کہ انہوں نے قومی راہنماؤں، سیاسی، لیڈروں، مندر، چرچ، اداکارائیں، کتابیں، رسالے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو استعمال کیا۔ انہوں نے دانشور خریدے، ذہین لوگوں کی ذہانت، کھلاڑیوں کا کھیل اور فنکاروں کا فن لیا اور پوری دنیا کو منڈی کی شکل دے دی، گلی کوچوں کو بازار بنادیا، آج ہم اس بازار اور اس منڈی کا حصہ ہیں۔[20]

5۔ خلاصۂ تحقیق

"کنزیومرازم" کے نظام کی بدولت جب لوگ غیر فطری طور پر آمدنی کا حصول کرتے ہیں۔ مثلاً چوری، رشوت، جوا، ڈاکہ اور کرپشن وغیرہ جس کی وجہ سے افراطِ زر کی کیفیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ضروریاتِ زندگی کی قیمتیں انتہائی بڑھ جاتی ہیں اور قوتِ خرید کم ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے جب لوگ محنت کرنے کے باوجود اپنی ضروریات کو پورا نہیں کرپاتے اور ہوتا بھی ایسے ہی ہے مزدور اور کسان اپنی پوری محنت کے باوجود صحیح صلہ نہیں پاتا تو عام طبقہ اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے مختلف جائز وناجائز طریقے استعمال کرتا ہے جس سے معاشرہ میں فساد واقع ہوتا ہے۔ ان طریقوں میں: ہڑتالیں، احتجاج اور چوری وغیرہ اہم ہیں۔

"کنزیومرازم" کے اثرات میں سے جامع اثر یہ ہے کہ اس نے ایک ایسی ثقافت کو فروغ دیا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ چیزوں کو حاصل کرنے کے چکر میں بہک جاتے ہیں۔ چاہے کوئی آئی پیڈ ہو یا کسی خاص قسم کا کھانا ہو ان تمام اشیاء کی جستجو میں ہم اپنا بہت سا وقت، توانائی اور سرمایہ خرچ کرتے ہیں، بہت سے ملکوں کے مقروض ہونے کی

[20] Masood Mufti, Multi-National Companies ki Islam Dushmani, p. 96-97

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔

"کنزیومرازم" نہ صرف ہمارے طرزِ عمل پر اثرانداز ہوتی ہے اس لیے کہ ہم چیزوں کے حصول میں اپنا وقت بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں بلکہ ہماری فکری صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہے۔

اس بے ترتیب فیشن نے مسلم معاشروں کے مہذب رہن سہن، معاملات زندگی، سلیقہ شعاری اور نفاست کو بالکل بگاڑ دیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کپڑا جب خستہ ہونے لگے تو اسکو بھی شرف قبولیت بخشنے کے لیے استعمار نے فیشن کا نام دے کر مارکیٹ میں جذب کروالیا، "کنزیومرازم" کا "ہیپناٹزم" اسے ہی کہتے ہیں۔

6۔ نتائجِ تحقیق

مطالعہ و تحقیق کرنے کے بعد درج ذیل نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

الف۔ "کنزیومرازم" نے مسلم معاشرہ کی مبادیات کو کافی حد تک متاثر کیا ہے۔

ب۔ "کنزیومرازم" مقروض ہونے کے بنیادی اسباب میں سے ہے۔

ج۔ مسلم معاشرے کی ایمانی، تہذیبی شناخت کو مسخ کرنے میں "کنزیومرازم" بنیادی محرک ہے۔

د۔ "کنزیومرازم" نے تعلیم کو محض مال و دولت کے حصول کا ذریعہ بنادیا ہے۔

ھ۔ "کنزیومرازم" نے مقاصدِ شریعہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

7۔ سفارشات

1۔ مسلم معاشرہ کی بنیادی خصوصیات اور مادہ پرستی کے مفاسد کو واضح کیا جائے۔

2۔ "کنزیومرازم" کے تہذیب اسلامی پر کیا کیا اثرات ہیں؟ ان موضوعات پر تفصیلی مضامین لکھنے اور آگاہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

3۔ اسلامی تہذیب میں نظامِ خرچ معیشت کی مضبوطی کا انتہائی اہم ستون ہے لہذا اس موضوع پر جمعہ اور دیگر خطبات میں تفصیل کو بیان کیا جائے۔

4۔ عموماً لوگ "کنزیومرازم" کے مفاسد سے واقف نہیں ہیں لہذا ان سے واقفیت عامہ کے لیے منظم سعی کا اہتمام ضروری ہے۔

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)